M T W T F S
تاریخ:

ٹیسٹ سیشن : اسلامیات

ادارہ : NOA

نام محمد رمضان ۔ i-d-

سوال نمبر 01۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطور سفارت کار:

رسالت مآب کی پوری زندگی جن متاثر کن واقعات سے بھری پڑی ہے اس میں سے ایک بطور سفارت کار بھی ہیں۔ آپ ایک انتہائی کامیاب سفارت کار کے طور پر تاریخ کی کتاب اولین فہرست میں پائے جاتے ہیں۔ اگر بغور آپ کی حیات طیبہ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ابتدائی زندگی میں حلف فضول اور حضرت خدیجہ رض کے بطور سفیر واقعات ملتے ہیں جبکہ نبوت کے بعد بھی آپ نے اللہ کے پیغام کو پھیلانے کے لیے بے شمار واقعات ہیں جو سفارت کاری کے زمرے میں آتے ہیں

ان میں سے کچھ واقعات مکی زندگی سے منسوب ہیں اور کچھ واقعات مدنی زندگی اور ریاست مدینہ کے معاملات سے منسوب ہیں تاریخ میں آپ کو کچھ یوں متعارف کرایا گیا ہے۔

"وہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر بھی تھے اور ریاست کے سفیر بھی"

مکی زندگی کے واقعات میں مختلف بادشاہوں مثلاً حاکم حبشہ، روم کے بادشاہ، قیصر وغیرہ کے ساتھ سفارت کاری اور اللہ کے پیغام کے پھیلاؤ کی کوشش شامل ہیں جبکہ مدنی زندگی میں صلح حدیبیہ، میثاق مدینہ وغیرہ کے واقعات شامل ہیں۔

آپ کی سفارت کاری کا مقصد کیا تھا؟

پیغمبر کی سفارت کاری کا بنیادی مقصد اللہ کے پیغام کو پھیلانا اور امن کا زیادہ سے زیادہ قیام تھا جبکہ مظلوم لوگوں کی دلداری بھی تھا۔

پیغمبرؐ کی سفارت کاری ایک نظر میں:

ابتدائی عمر میں:

↓

شادی سے پہلے:

مکی زندگی میں:

↓

نبوت کے بعد:
اور ہجرت سے پہلے

↓

ہجرت مدینہ کے بعد
اور ریاستِ مدینہ کے قیام کے
وقت:

↓

فتح مکہ کے موقع پر:
خطبہ عرفات تک:

مکی زندگی میں

- بطور سفیر امن
- حلف الفضول
- حجر اسود

↓

حضرت خدیجہ سے تجارت کے سلسلے میں سفارت کاری

↓

واقعہ صفا پہاڑی + ہجرت حبشہ

↓

- شعب ابی طالب
- → مختلف بادشاہوں سے خطوط اور سفیروں سے ملاقات

مدنی زندگی

↓

- ریاست مدینہ کا قیام اور مختلف قبائل کے ساتھ تعلقات
- صلح حدیبیہ

↓

- فتح مکہ اور ابو سفیان سے سفارت کاری خطبہ عرفات

مکی زندگی کے واقعات

ابتدائی زندگی میں:

پیغمبر کی ابتدائی زندگی ایسے بہت سے واقعات سے بھری پڑی ہے جن میں آپ نے بطور سفارت کار کردار ادا کیا مثلاً حجر اسود کی تنصیب کے سلسلے میں اور مکہ مختلف قبائل کی آپس میں رنجشیں ... ختم کر کے ... حلف الفضول جیسے آپ کی ابتدائی زندگی سے منسوب سفارتی کردار میں ...

تجارت کے سلسلے میں سفارت کاری:

جیسے ہی رسالت مآب بلوغت کی عمر میں پہنچتے ہیں تو آپ کے کردار اور دیانت داری اور سفارتی مہارت کو دیکھتے ہوئے آپ کو حضرت اماں خدیجہؓ مختلف سفارتی ذمہ داریاں دیتی ہیں جن کی وجہ سے آپ مختلف ممالک مثلاً شام حبشہ میں بطور سفیر اور امن کی کوشش کرنے والے کے طور پر نام کماتے ہیں۔

نبوت کا سلسلہ اور آپ کا سفارتی کردار:

رسالت مآب کی دیانت داری اور عمدہ سفارتی تعلقات کو دیکھتے حضرت خدیجہ آپ کو پیغام نکاح کی دعوت دیتی ہیں اس کے ساتھ آپ اپنے سفارتی تعلقات جن میں روم، شام اور حبشہ جیسے ممالک کے ساتھ استوار کرتے ہیں آپ کی سفارت کاری کا مقصد صرف نیک اور امن کا حصول ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے

اعتبار کرتے ہیں اور آپ کو سفیر امن کا لقب دیا جاتا ہے۔ ایک دن کو صبر وہ پر کھڑے آپ جب نبوت کا پیغام پہنچانے کی دعوت دینے کی کوشش کرتے ہیں تو اہل مکہ آپ کے ساتھ دشمنی بغاوت پر اتر آئے ہیں جس کی پیدائش میں آپ کو شعیب ابی طالب میں تین سال تک کا عرصہ گزرتے لیکن آپ کے سفارتی کردار کا مقصد صرف پیغام الٰہی کو پہنچانا اور قیام امن ہوتا۔

مکی زندگی میں یہود کے لیے بطور انصاف کے سفیر:

مکی زندگی میں جب بھی یہود و نصاریٰ کے درمیان کوئی لڑائی ہوتی تو رسالت مآب ان کے معاملات کو ان کی کتابوں کے مطابق صلح کرواتے اور فیصلہ کرتے جس سے مکہ میں امن کی فضا رہتی۔ قرآن میں آپ کے بارے یوں ارشاد فرمایا ہے۔

"اگر ان میں سے کوئی آپ کے پاس انصاف کے لیے آئیں تو یا تو فیصلہ سنا دیں یا انصاف کر دیں یا پھر باز رہیں اگر فیصلہ کریں تو وہ انصاف کا ہو اور

... ہی ہو سکتی ہے۔

ہجرت مدینہ، ریاست مدینہ کا قیام اور اس عہد میں آپ ﷺ کی سفارت کاری:

ہجرت مدینہ:

ہجرت مدینہ کے وقت آپ ﷺ نے مختلف قبائل کے ساتھ سفارتی تعلقات بڑھائے اور انہیں اسلام کی دعوت پہ بلایا اور ان کے ساتھ مل کر بہت ساری قبائلی لڑائیوں کا خاتمہ کیا۔

بطور ریاست کے سردار سفارت کاری:

مدینہ کی ریاست کے سردار کی حیثیت سے آپ ﷺ نے ملحقہ مختلف قبائل اور ریاستوں کے ساتھ امن کی خاطر سفارتی تعلقات شامل ہیں جن مختلف لڑائیوں سے تجارت اور قیام امن کے لیے مسلمان مجاہدین کو ایک نقطہ جمع کرنا تھا۔ ان سفارتی تعلقات میں مکہ والوں سے صلح حدیبیہ جس کی سفارت کاری حضرت عثمان رضؓ کے ذریعے سے کی گئی اور اس سے مکہ اور ریاست مدینہ ایک مہلک خطرہ جنگ سے نکل گئے

مختلف بادشاہوں کے سفیر امن کی کوشش:

مدنی زندگی کی طرح مکہ کی حیات طیبہ میں قیام امن کے مختلف بادشاہوں سے اتفاق شامل ہیں جن میں روم کے بادشاہ قیصر، اور حبشہ کے بادشاہوں کے ساتھ مختلف معاملات کے لین دین، تجارت اور حصول امن کی کوشش شامل ہیں

صلح حدیبیہ اور سفارت کاری:

صلح حدیبیہ اسلامی تاریخ میں رسالت مآب کی بہترین سفارتی دانشوری کی علامت ہے جس میں بظاہر تو مسلمانوں کو نقصان اٹھانا پڑا لیکن مسلمان مزید مضبوط ہو گئے کیونکہ جنگ ٹل گئی اور مسلمان مزید اپنی ملٹری کو مضبوط کرنے میں مشغول ہو گئے

فتح مکہ اور رسالت مآب بطور سفیر امن:

فتح مکہ پر عام معافی کا اعلان اور ابو سفیان کے ساتھ آپ کی سفارت کاری کا آغاز اسلامی تاریخ میں ایک اہمیت کا حامل ہے یہ وہ وجہ ہے جس کی بنا پر مسلمانوں کی ریاست تا دیر نمونہ مثال ہے

خطبہ حجۃ الوداع اور سفیر امن کا کردار:

خطبہ حجۃ الوداع آپ ﷺ کی تمام تعلیمات کا نچوڑ سمجھا جاتا ہے جو کہ آپ ﷺ کی امن کی کوششوں اور سفارتی کردار کا مظہر ہے اس کو حالات حاضرہ کے مسائل پر منطبق ہونے کی ترغیب ہے۔

محاکمہ

مندرجہ بالا بحث کا حاصل یہ ہے کہ آپ ﷺ کی مکی اور مدنی دو حیات طیبہ میں سفارت کاری صرف پیغام اسلام کی اشاعت اور امن کے پھیلاؤ کا نظریہ ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی میں سفارتی تعلقات آج بھی امن کے حصول کے لیے کارآمد ہیں۔

سوال نمبر 2۔ حالات حاضرہ میں عورتوں کے مسائل اور اسلام کے مطابق ان کا حل:

اسلام انسانی حقوق کی طرح عورتوں کے حقوق کا داعی ہے۔ اسلام نے جو نظریہ چودہ سو سال پہلے دیے تھے یورپ ان کو اکیسویں صدی میں بھی مکمل طور پر دے نہیں سکا۔ انسانی معاشرے

تاریخی طور پر عورتوں کے ساتھ بے جا سلوک رکھا گیا ہے آج کل بھی ان میں سے اکثر مسائل عورتوں کو درپیش ہیں جن میں بنیادی تعلیم کا حق، نوکری والی جگہ میں خواتین کی حفاظت، سرداری نظام میں غیرت کی نام پر قتل کرنا، بنیادی معاشرتی حقوق اور سیاسی حقوق شامل ہیں انسانی تاریخ میں اب تک خواتین کو فیصلہ کرنے کی صلاحیت کو دبا کر رکھا گیا ہے۔ اسلام ان تمام کا حل چودہ سو سال پہلے سے فراہم کرتا ہے۔

بنیادی اور معاشرتی حقوق :

پسماندہ ممالک میں :

معاشرتی نابرابری :

پسماندہ ممالک میں خواتین اور مردوں کے حقوق میں نابرابری ہے جن میں مرد کو زیادہ حقوق حاصل ہیں اور عورتوں کے حقوق کو پامال کیا جاتا ہے۔

حل :

اسلام عورتوں کو ایک عام انسان کی طرح حقوق دیتا ہے جس میں تمام مرد اور عورت میں کوئی تفریق شامل نہیں۔

تعلیم کی فراہمی :

پسماندہ ممالک میں خواتین ابھی تک تعلیم میں پورے حقوق حاصل کرنے سے قاصر ہے۔ مثال کے طور پر 62% پسماندہ ممالک میں

عورتیں ان پڑھ ہیں۔

حل: اسلام چودہ سو سال پہلے عورتوں کے حقوق کا علمبردار ہے آپ نے فرمایا:

"علم حاصل کرنا ہر مرد و عورت پر فرض ہے"

بنیادی صحت کے حقوق میں ناجائزی:

پسماندہ علاقوں میں ابھی تک خواتین جدید طب اور صحت مندانہ سہولیات سے محروم ہیں قبائلی علاقوں میں لوگوں عورتوں کی صحت اور زچگی کی تکلیف کو عورتوں کی مضبوطی کا معیار بنایا ہوا ہے۔

حل:

اسلام میں بنیادی حقوق کی فراہمی کسی تفریق کے بغیر فرض کی گئی ہے۔ بلکہ اسلام میں عورتوں کی صحت کے اخراجات کو مرد کی کمائی کا حصہ بنایا ہے آپ کا ارشاد ہے

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو اہلِ خانہ کے لئے بہتر ہو"

سیاسی حقوق:

ووٹ دینے کا حق:

قبائلی علاقوں میں اور مختلف گاؤں خواتین کے ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں ہے

حل:

اسلام فیصلے سازی میں ترکیب کو کسی

M T W T F S تاریخ: ______

تفریق کے بغیر پورا کرتا مثال کے طور پر حضرت عمر رض کی مشاورتی کمیٹی میں عورتیں بھی شامل تھیں

قبائلی علاقوں میں عورتوں کی پسماندگی:

غیرت کے نام پر قتل:

سال 2024 تک صرف پاکستان تقریباً 500 تک کے غیرت کے نام پر خواتین کا قتل ریکارڈ کیا گیا ہے اور یہ معاملات قبائلی علاقہ جات، فاٹا وغیرہ میں زیادہ تر ہوتے۔

حل:

اسلام نے نکاح کے لیے عورتوں کی "ہاں" کو لازمی قرار دیا ہے اگر اسلامی تعلیمات کو دیکھا جائے تو عورت کو اپنی مرضی کی شادی کا حق حاصل ہے۔

لڑائی میں صلح کے بدلے خواتین کا تبادلہ:

قبائلی علاقوں میں ایک رواج یہ شامل ہے کہ دو قبائل / لوگوں کے درمیان اگر صلح درکار ہو تو لوگ خواتین کا تبادلہ کر کے صلح کا معیار بنائے۔

حل:

اسلام انصاف کا داعی ہے اس میں والد کا بدلہ اولاد سے لینا حرام ہے اس لیے اسلامی تعلیمات عورتوں کے حقوق کی پامالی کی اجازت نہیں دیتی۔

نابرابر تنخواہ:

ترقی پذیر ممالک میں عورتوں کی تنخواہ اور مردوں کی تنخواہ ایک ہی کام کے لیے مختلف ہے جو بہت ہی ناجائز رویہ ہے۔

حل:

اسلام عورتوں کو برابری کے حقوق ادا کرنے کا داعی ہے اسلام میں مال غنیمت میں خواتین سپاہیوں کو بھی برابر حصہ ملتا تھا جتنا اکام سپاہی کو۔

جائیداد کے حقوق کی عدم فراہمی

سرداری نظام عورتوں کے حقوق کو مختلف طرح سے نقصان پہنچاتا ہے یہ عورتوں کو جائیداد سے عاق کرنے اور مردوں کو اہمیت دیتا ہے۔

حل:

اسلام نے عورتوں کے جائیداد کے مسائل کے لیے خاص معیار قائم کر دیا جو کسی صورت حال بھی تبدیل نہیں ہو سکتا اگر اسے اپنا لیا جاتے تو ان مسائل پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

جدید ممالک میں عورتوں کے مسائل

ترقی یافتہ ممالک میں نابرابر تنخواہ اور نشہ آور ادویات، ہراسمنٹ وغیرہ جیسے کئی مسائل پائے جاتے ہیں جن کا حل منفرد مسائل کے حل کی طرح اسلام ایک منفرد ضابطہ فراہم کرتا ہے۔